

نافع رضی اللہ عنہ، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

كَانَ إِذَا صَلَّى وَحْدَهُ، يَقْرَأُ فِي الْأَرْبَعِ جَمِيعاً، فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَةٍ مِّنَ الْقُرْآنِ، وَكَانَ يَقْرَأُ أحياناً بِالسُّورَتَيْنِ وَالثَّلَاثِ فِي الرُّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنْ صَلَاةِ الْفَرِيضَةِ، وَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ، كَذَلِكَ، بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَةٍ سُورَةٍ.

”آپ رضی اللہ عنہ جب اکیلے نماز ادا کرتے، تو چاروں رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور قرآن کریم کی کوئی سورت پڑھتے۔ کبھی فرض نماز کی ایک رکعت میں دو دو، تین تین سورتیں بھی پڑھ لیتے تھے۔ مغرب کی دونوں رکعتوں میں اسی طرح سورہ فاتحہ اور ایک ایک سورت کی تلاوت فرماتے تھے۔“ (الموطأ للإمام مالک: 26، وسندہ صحیح)

یہاں یہ بھی یاد رہے کہ فرض نماز کی آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پر اکتفا کرنا بھی مسنون ہے۔ (صحیح مسلم: 451)

سوال (۴۲): جمعہ کی رات نمازِ عشاء کی پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری میں سورہ منافقون کی قراءت کرنا کیسا ہے؟

جواب: جمعہ کی رات نمازِ عشاء میں کوئی مخصوص قراءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی طرف یہ روایت منسوب ہے کہ:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ، لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، سُورَةَ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِينَ.

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی رات عشاء کی نماز میں سورہ جمعہ اور سورہ منافقون کی قراءت

فرماتے تھے۔“ (صحیح ابن حبان: 1841، السنن الكبرى للبيهقي: 201/3)

اس روایت کی سند سخت ”ضعیف“ ہے، کیونکہ اس کے راوی سعید بن سماک بن حرب کو امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ نے ”متروک الحدیث“ قرار دیا ہے۔ (الجرح والتعديل: 32/4)

دوسری علت یہ ہے کہ سماک بن حرب اگرچہ ”ثقة“ ہیں، لیکن آخری عمر میں ان کا حافظہ بگڑ گیا تھا۔ سعید بن سماک ان لوگوں میں سے نہیں، جنہوں نے سماک بن حرب سے ان کے حافظے کی خرابی سے پہلے روایات سنی تھیں۔

ناصر السنة، علامہ البانی رحمہ اللہ اس حدیث کو ”ضعیف“ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

فَلَا يَثْبُتُ بِهِ الْإِسْتِحْبَابُ فَضْلًا عَنِ السُّنَنِ، بَلْ إِنَّ التَّرَامَ ذَلِكَ مِنَ الْبِدْعِ، وَهُوَ مَا يَفْعَلُهُ كَثِيرٌ مِّنْ أَيْمَةِ الْمَسَاجِدِ فِي دِمَشْقَ وَغَيْرِهَا، مِنَ الْبُلْدَانِ السُّورِيَّةِ، وَلَكِنَّهُمْ جَمَعُوا بَيْنَ الْبِدْعَةِ وَإِرْضَاءِ النَّاسِ، فَقَدْ تَرَكُوا قِرَاءَةَ ﴿الْمُنَافِقُونَ﴾ أَصْلًا وَالتَّرَمُّوا قِرَاءَةَ الشَّطْرِ الثَّانِي مِنَ ﴿الْجُمُعَةِ﴾ فِي الرَّكَعَتَيْنِ، تَخْفِيفًا عَنِ النَّاسِ، زَعَمُوا!

”اس حدیث سے تو استحباب بھی ثابت نہیں ہوتا، چہ جائیکہ سنت ہونا ثابت ہو۔ بلکہ اس پر پابندی کرنا بدعت ہوگا۔ دمشق اور شام کے دیگر علاقوں میں بہت سے ائمہ مساجد ایسا کرتے ہیں۔ انہوں نے تو بدعت اور لوگوں کی خوش نودی دونوں چیزوں کو جمع کیا ہوا ہے۔ انہوں نے اپنے خیال میں لوگوں پر تخفیف کرنے کے لیے سورہ منافقون کی تلاوت بالکل ترک کر دی ہے اور دونوں رکعتوں میں سورہ جمعہ کے آخری رکوع کی تلاوت کرتے ہیں۔“

(سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة، وأثرها السيئ في الأمة: 2/35، ح: 559)

